چالیس احادیثِ مبارکہ

۱ـ حدثنا ابن عباس ان اعمى كانت له ام ولد تشتم النبي صلى الله عليه وسلم وتقع فيه فينهاها فلا تنتهي ويزجرها فلا تنزجر قال فلما كانت ذات ليلة جعلت تقع في النبي صلى الله عليه وسلم وتشتمه فاخذ المغول فوضعه في بطنها واتكأ عليها فقتلها فوقع بين رجليها طفل فلطخت ما هناك بالدم فلما أصبح ذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فجمع الناس فقال انشد الله رجلا فعل ما فعل لي عليه حق إلا قام فقام الاعمى يتخطى

"حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا کی ام ولد باندی تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتی تھی اور آپ کی شان میں گستاخی کرتی تھی، یہ اس کو روکتا تھا مگر وہ رکتی نہ تھی یہ اُسے ڈانٹتا تھا مگر وہ مانتی نہ تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ جب ایک رات پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرنی اور گالیاں دینی شروع کیں تو اس نابینا نے ہتھیار (خنجر) لیا اور اس کے پیٹ میں رکھا اور وزن ڈال کر دبا دیا اور مار ڈالا، عورت کی ٹانگوں کے درمیان بچہ نکل پڑا، جو کچھ وہاں تھا خون آلودہ ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ذکر کیا گیا۔ آپ نے لوگوں کو جمع کیا پھر فرمایا میں اس آدمی

الناس وهو يتزلزل حتى
قعد بين يدي النبي صلى
الله عليه وسلم فقال يا رسول
الله انا صاحبها كانت تشتمك
وتقع فيك فانهاها فلا
تنتهي وازجرها فلا تنزجر
ولي منها ابنان مثل اللؤلؤتين
وكانت لي رفيقة فلما كان
البارحة جعلت تشتمك
وتقع فيك فاخذت المغول
فوضعته في بطنها واتكأت
عليها حتى قتلتها فقال
النبي صلى الله عليه وسلم
ألا اشهدوا ان دمها هدر
(ابو داؤد ص ٦٠٠ مطبع نور محمد
كراچي وايضاً جمع الفوائد ص ٢٨٣
بحواله ابو داؤد ونسائی) وايضاً
كنز العمال ص ٣٩٨ بحواله (ش)۔

کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے کیا جو
کچھ کیا میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہو
جائے تو نابینا کھڑا ہو گیا، لوگوں کو
پھلانگتا ہوا اس حالت میں آگے بڑھا کہ
وہ کانپ رہا تھا حتیٰ کہ حضورؐ کے سامنے
بیٹھ گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں
ہوں اسے مارنے والا، یہ آپ کو گالیاں
دیتی تھی اور گستاخیاں کرتی تھی میں
اسے روکتا تھا وہ رکتی نہ تھی میں دھمکاتا
تھا وہ باز نہ آتی تھی اور اس سے میرے
دو بچے ہیں جو موتیوں کی طرح ہیں اور
وہ مجھ پر مہربان بھی تھی لیکن آج رات
جب اس نے آپ کو گالیاں دینی اور
برا بھلا کہنا شروع کیا تو میں نے خنجر لیا
اس کے پیٹ پر رکھا اور زور لگا کر اسے
مار ڈالا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لوگو گواہ رہو اس کا خون بے بدلہ
(بے سزا) ہے۔"

ناظرین غور کریں کہ اپنے دو بچوں اور عزیز بچوں کی ماں رفیقۂ زندگی مگر حضورؐ کی شان میں سخت تو اس کے مالک کو غیرتِ ایمانی کا وہ جوش ہوا کہ اس نے صبح ہونے تک بھی برداشت نہ کیا اور اسے فنا کے گھاٹ اتار دیا۔ وہ مالک تھا غیرتِ ایمانی میں بے بس ہو گیا تھا اس کا قتل کرنا معافی میں رہا۔

۲۔ عن علی رضی اللہ عنہ أن یہودیۃ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فخنقہا رجل حتی ماتت فابطل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دمہا۔ (ابوداؤد ص۲۳ مطبع نور محمد)

"حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتی اور برا کہتی تھی تو ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خون کو ناقابلِ سزا قرار دے دیا۔"

اوپر والا قصہ تو مملوکہ باندی کا تھا یہ غیر مملوکہ غیر مسلم کا ہے مگر غیرتِ ایمانی نے کسی قسم کا خیال کئے بغیر جوشِ ایمانی میں جو کرنا تھا کر دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بدلہ باطل قرار دیا۔ دونوں واقعات سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والا مباح الدم (خون جائز) بن جاتا ہے اور حق کا علمبردار سزا قتل کا غیر مستحق ہو جاتا ہے بلکہ ثواب کا حقدار ہو جاتا ہے۔

۳۔ قال عمرو سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لکعب بن الاشرف فانہ قد آذی اللہ ورسولہ فقام محمد بن مسلمۃ الخ رواہ البخاری فقتلوہ۔

"حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون کھڑا ہوگا کعب بن الاشرف کے لئے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیفیں پہنچائی ہیں تو محمد بن مسلمہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور پھر اپنے ساتھ جا کر اسے قتل کر دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ اسے قتل کر دیا گیا ہے۔

وفي فتح الباري قوله
آذى الله ورسوله في
رواية محمد بن محمود
عن جابر عند الحاكم
فقد آذانا بشعره وقوى
المشركين ..... ومن
طريق أبي الأسود عن عروة
أنه كان يهجو النبي
صلى الله عليه وسلم و
يحرض قريشا عليهم۔
(فتح الباري ص۳۴۲ ج ۷)

اور فتح الباری شرح بخاری میں ہے کہ
بخاری کی اس حدیث میں جو یہ آیا ہے کہ
اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیفیں
پہنچائی ہیں، حاکم کی روایت میں یہ بھی
اضافہ ہے کہ اس نے اپنے اشعار کے
ذریعے سے ہمیں تکلیفیں پہنچائی ہیں اور
مشرکوں کی مدد کی ہے۔ اور حضرت
عروہؓ سے روایت ہے کہ یہ کعب بن
الاشرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہجو کرتا تھا اور قریش کو مسلمانوں کے
خلاف اُبھارتا تھا۔"

نیز دیکھیں البدایۃ والنہایۃ ص۶ ج۴ اور سیرۃ نبویہ ابن کثیر ص۱۴ ج۳
نیز کنز العمال ص۲۶۲ ج ۵۔

یہ یہودی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کو اذیت و تکلیف دیتا رہا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کے لئے اعلان کیا تھا تو محمد بن مسلمہؓ نے یہ کارنامہ انجام دیا۔

۲ قال ابن كثير في البداية
والنهاية ناقلا عن
البخاري قال بعث رسول
الله صلى الله عليه وسلم الى
ابي رافع اليهودي رجالا من
الانصار و امر عليهم

وہ ابو رافع یہودی کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسی لئے بطور خاص قتل کروایا کہ
وہ آپ کو اذیتیں پہنچاتا تھا۔ علامہ ابن
کثیر نے البدایۃ والنہایہ میں لکھا ہے کہ
بخاری شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابو رافع کو قتل کرنے کے لئے

عبد الله بن عتیق وکان ابو رافع یؤذی رسول الله صلی الله علیه وسلم ویعین علیه ۔ (البدایه والنهایه [illegible] فتح الباری [illegible])

چند انصار کا انتخاب فرمایا جن کا امیر حضرت عبداللہ بن عتیق رضؓ کو مقرر کیا گیا اور یہ ابو رافع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیفیں دیتا تھا اور آپؐ کے خلاف لوگوں کی مدد کیا کرتا تھا"۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایسے کاموں کے لئے چند آدمیوں کو مقرر کیا جا سکتا ہے اور یہ سب سزا کے نہیں بڑے ثواب کے مستحق ہوتے ہیں کہ دینی کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔

۵ فی الصحیح البخاری عن انس بن مالک رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل مکة یوم الفتح وعلی رأسه المغفر فلما نزعه جاء رجل فقال ابن خطل متعلق بأستار الکعبة فقال اقتله ۔ رواه البخاری (فتح الباری [illegible] البدایه والنهایه [illegible])

"صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپؐ کے سر مبارک پر خود پہنا ہوا تھا جب آپؐ نے خود اتارا تو ایک آدمی اس وقت حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابن خطل کعبۃ اللہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اسے قتل کردو۔ (بخاری)

قال ابن تیمیه فی الصارم المسلول وانه کان یقول الشعر یهجو به رسول الله صلی الله علیه وسلم ویامر جاریته أن تغنیا به فهذا

امام ابن تیمیہ نے الصارم المسلول میں تحریر کیا ہے کہ یہ ابن خطل اشعار کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا اور اپنی باندی کو وہ اشعار گانے کے لیئے کہا کرتا تھا تو اس کے

له ثلاث جرائم مبيحة للدم، قتل النفس والردة والهجاء ۔ (الصارم ص۱۳۵)

کل تین جرم ہیں جن کی وجہ سے یہ مباح الدم قرار پایا، ایک قتل، دوسرا ارتداد اور تیسرا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بدگوئی ۔

۶ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل القینتین (ان لونڈیوں کا نام قریبہ اور قرتنا تھا اور یہ ابن خطل کی باندیاں تھیں دیکھیں اصح السیر ص۲۶۲) وکانتا تغنیان بهجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بقتلهما ۔ (البدایہ والنہایہ ص۲۹۸ ج۴)

اسی طرح ابن خطل مذکورہ کی ہجو گانے والی دونوں باندیوں کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر قتل کرنے کا حکم دیا تھا جن کا نام قریبہ اور قرتنا تھا ۔ ان دونوں کے قتل کرنے کا حکم بھی اس لئے دیا گیا کہ یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدگوئی کے اشعار گایا کرتی تھیں ۔

ان میں سے قریبہ قتل کر دی گئی اور قرتنا بھاگ گئی ۔ بعد میں آکر مسلمان ہو گئی ۔ (اصح السیر ص۲۶۲)

اگرچہ شعر دوسرے کے بنائے ہوئے تھے مگر یہ گانے والیاں اس کو دور دراز تک پہنچا رہی تھیں اس لئے غیر کا ایسا نثر نظم جو شائع کرنے والا بھی قتل کا مستحق ہے ۔

۷ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل حویرث ابن نقیذ فی فتح مکہ وکان ممن یؤذی رسول اللہ

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر حویرث ابن نقیذ کو قتل کرنے کا حکم ارشاد فرمایا یہ بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو

صلى الله عليه وسلم۔ البدایہ والنہایہ ص۲۹ ج۴
وقتله علی رضی الله عنه کما فی اصح السیر ص۲۶۲۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچایا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کو قتل کیا۔"

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پیروکاروں کے لئے یہ کام بڑا اہم ہے۔

۸۔ عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سب نبيا قتل ومن سب اصحابه جلد۔ الصارم المسلول ص۹۲ نیز ص۲۹۹

"حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی نبی کو برا کہے اُسے قتل کر دیا جائے اور جو صحابہ کو برا کہے اُسے کوڑے لگائے جائیں۔"

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی نبی کو بھی جو گالیاں دے گا یا بُرا کہے گا وہ قتل کا مستحق ہے اور جو صحابہؓ میں کسی کو بھی بُرا کہے گا اسے کوڑے لگانا ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لیوا صاحبان کو کان کھول کر سن لینا چاہیئے اور سارے مسلمانوں کو۔"

۹۔ عن أبی برزة الاسلمیؓ قال كنت عند ابی بکر فتغیظ علی رجل فاشتد علیه فقلت أتأذن لی یا خلیفة رسول الله أن أضرب عنقه قال

"حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو بکرؓ کے پاس موجود تھا کہ وہ ایک آدمی پر (کسی وجہ سے) غصہ ہوئے اس نے حضرت ابو بکرؓ کو بہت سخت باتیں کہیں میں نے عرض کیا کہ اے خلیفۂ رسولؐ

فأذھب کلمتی غضبہ فدخل فارسل الی فقال ما الذی قلت آنفاً قلت ائذن لی ان اضرب عنقہ قال أکنت فاعلاً لو امرتک قلت نعم قال لا واللہ ما کانت لبشر بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(جمع الفوائد: بحوالہ ابوداؤد ونسائی: ص۳۹۵ نیز ابوداؤد ص۲۴۲ طبع نور محمد)

اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس کی گردن مار دوں، میرے اتنے کہنے ہی سے حضرت ابوبکرؓ کا غصہ ختم ہو گیا آپ اندر تشریف لے گئے پھر مجھے پیغام بھیج کر اندر بلایا، میں حاضر ہوا تو فرمایا ابھی تم نے کیا جملہ بولا تھا؟ میں نے وہ جملہ دہرا دیا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی گردن مار دوں۔ حضرت ابوبکرؓ نے پوچھا اگر میں اجازت دے دیتا تو کیا تم یہ کر گزرتے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب یہ کسی دوسرے کیلئے نہیں ہے۔"

اوپر کی حدیث میں صحابہؓ کو بُرا کہنے پر کوڑے مارنا آیا ہے قتل صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا یا گالی پر آیا ہے۔

وعن مجاہد قال أتی عمر برجل یسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتلہ ثم قال عمرؓ من سب اللہ أو سب احدا من الانبیاء فاقتلوہ۔

الصارم المسلول
(ص۴۱۹ جلد۴)

"حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا کہتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بطور سزا اُسے قتل کیا اور پھر فرمایا جو اللہ تعالےٰ کو یا انبیاء میں سے کسی کو بُرا کہے اُسے قتل کردو۔"

یہ صاف حکم ہے کہ جو اللہ تعالیٰ یا کسی رسول یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایذا اور بُرا کہنے پر قتل ہے۔

١١ عن عکرمۃ قال اُتی علیؓ بزنادقۃ فاحرقھم فبلغ ذلک ابن عباسؓ فقال لو کنت انا لم احرقھم لنھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تعذبوا بعذاب اللہ ولقتلتھم لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ۔ (للبخاری واصحاب السنن جمع الفوائد صفحہ ۲۱ ج ۱)

"حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس کچھ زندیقوں کو لایا گیا تو حضرت علیؓ نے انہیں آگ میں جلوا دیا جب یہ خبر حضرت عبداللہ ابن عباس کو ملی تو فرمایا اگر میں ہوتا تو ان کو آگ میں نہ جلاتا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو ہاں میں ان کو قتل ضرور کرتا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو اپنے دینِ الٰہی کو تبدیل کرے اُسے قتل کر دو۔"

زندیق وہ منافق ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے کو مسلمان کہتے کہلاتے ہیں اور اندر سے کافر ہیں جیسے آج کل بہت لوگ ایسے ہی ہیں۔ ان کی سزا جلانا تو نہیں ہے، قتل ہے۔

١٢ من ارتد عن دینہ فاقتلوہ۔ طب کنز العمال صفحہ ۲۴ ج ۱

"جو اپنے دینِ الٰہی سے مرتد ہو اُسے قتل کر دو۔"

حدیث: کل مولود یولد علی الفطرۃ (ہر بچہ فطری والٰہی دین پر پیدا ہوتا ہے) تو جب فطرتِ دین اسلام ہے، جو اس اپنے دین کو بدل دے وہ مرتد قابلِ قتل ہے۔

۱۳ من بدل دینہ فاقتلوہ۔ (عم خ، کنزالعمال ص۲۲ ج۱) "جو اپنے دین (حنیف) کو تبدیل کرے اُسے قتل کردو۔"

۱۴ ان من ابغض الخلق الی اللہ تعالیٰ لمن آمن ثم کفر۔ (طب، کنزالعمال ص۲۲ ج۱) "وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوق میں سب سے زیادہ قابلِ نفرت وہ شخص ہے جس نے ایمان لانے کے بعد پھر کفر کیا۔"

ایمان یعنی ہمیشہ ہمیشہ کی نجات کا تحفہ لینے کے بعد کفر کرتا ہے تو وہ اسلام کی توہین، اللہ اور رسولؐ کی اور سارے مسلمانوں کی توہین اور اہانت کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی زمین میں رہنے سہنے کے بالکل لائق نہیں وہ تو ہر مرتد سے بدترین مرتد ہے۔

۱۵ من غیر دینہ فاقتلوہ۔ (الشافعی، کنزالعمال ص۲۲ ج۱) "جو اپنے دین (اسلام) کو بدلے اُسے قتل کردو۔"

فطری دین کو بدل ڈالنے پر یہ حکم ہے اور احکام یقینی کو بدل ڈالنے کا بھی یہی حکم ہے۔ جو لوگ دوسرے قانون لے رہے ہیں اُن کی بھی یہ سزا ہے۔

۱۶ من رجع عن دینہ فاقتلوہ۔ (رجب، کنزالعمال ص۲۲ ج۱) "جو اپنے دین اسلام سے پھر جائے اُسے قتل کردو۔"

فطری دین سے لوٹ جانے پر یہی قتل کی سزا ہے۔ جو لوگ اسلامی قانون کو بدل کر غیر اسلامی قانون لاتے ہیں، ان دونوں حدیثوں کی رُو سے وہ بھی قابلِ سزائے عظیم ہیں۔

۱۷ اشتد غضب اللہ علی قوم کلموا وجہ رسول اللہ۔ (طب، کنزالعمال ص۲۲ ج۵) "اس قوم پر اللہ تعالیٰ کا سخت غضب ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ زخمی کیا۔"

جہاد میں ایسا کیا یا اُن کی بات وحکم کو توڑا جیسے آج کل احکام الٰہی کو توڑا جا رہا ہے۔

۱۸ ان اللہ اختارنی و اختار لی اصحابی و اصہاری وسیأتی قوم یسبونہم وینقصونہم فلا تجالسوہم ولا تشاربوہم ولا تواکلوہم ولا تناکحوہم۔
(عق عن انس)
کنز العمال ص۱۳۱ ج ۶۔

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (انسانوں میں سے) پسند کیا ہے اور میرے لئے صحابہؓ اور خسر و داماد کو پسند کیا اور کچھ آگے سے لوگ آئیں گے جو اُن کو بُرا کہیں گے اور اُن میں عیب نکالیں گے تم نہ اُن کے ساتھ بیٹھنا نہ اُن کے ساتھ کھانا پینا کرنا اور نہ اُن کے ساتھ نکاح وغیرہ کرنا۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دل کی گہرائیوں میں پیوست کرنے کی ضرورت ہے کہ آج کل ایسے لوگ بھی نظر آ رہے ہیں، کم بیش ہیں، ان سب سے قلبی قطع تعلق فرض ہے۔ ان کے ساتھ کھانا، پینا، بیٹھنا، آشنا شادی وغیرہ سب منع ہے۔

۱۹ ان اللہ اختارنی و اختار لی اصحابا و اختار لی منہم اصہارا و انصارا فمن حفظنی فیہم حفظہ اللہ و من آذانی فیہم آذاہ اللہ۔
(خط عن انس رضی اللہ عنہ)
کنز العمال ص۱۳۳ ج ۶۔

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند کیا اور میرے صحابہؓ کو پسند کیا اور میرے لئے خسر و داماد اور انصار کو پسند کیا جو اُن کے بارے میں میرے حق کی حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرے گا اور جو اُن کے بارے میں مجھے اذیت دے گا اللہ تعالیٰ اُس کو اذیت دے گا۔"

کون ہے جسے اللہ تعالےٰ کی حفاظت کی ضرورت نہ ہو اور کون ہے جو کسی کو اللہ تعالیٰ کی دنیوی و اخروی اذیت سے بچا سکے، لہٰذا سب حضرات کو اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اپنے کو دُنیا و آخرت میں تباہ ہونے سے بچا سکیں۔

۱۲ ان اللہ اختارنی و اختارلی اصحابا فجعل لی منھم وزراء و اصھارا و انصارا فمن سبھم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا (طب ک عن عویم بن ساعدہ)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے چُنا اور میرے لئے صحابہ کو چُنا اور ان صحابہؓ میں سے میرے وزراء خسر و داماد اور انصار بنائے جو اُن کو گالی دے گا اُس پر اللہ تعالےٰ فرشتوں اور لوگوں کی طرف سے لعنت۔ اللہ تعالےٰ اس سے قیامت کے دن نہ توبہ قبول کرے گا نہ فدیہ کو اور نہ عبادت کو۔"

کنز العمال ص۱۳۳ ج ۶۔

صرفا و عدلا ای توبۃ و فدیۃ۔ مجمع بحار الانوار ص۲۳۳۔

فضل ازواجہ علیہ السلام رضی اللہ عنہن

ازواج مطہراتؓ کے متعلق پہلے تو یہ آیت پڑھیئے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا۔ (سورۃ احزاب)

"اور اللہ تعالےٰ کو یہ منظور ہے کہ اے نبی کے گھر والو تم سے آلودگی کو دُور رکھے اور تم کو پاک صاف رکھے۔"

جن کی پاکیزگی اور طیب اور طاہر ہونے کی شہادت خود اللہ تعالےٰ دے

رہے ہیں۔ آپ خیال کیجئے کہ ان کے متعلق کچھ برا کہنے والا اللہ تعالیٰ کے ارشاد کو جھٹلا رہا ہے تو غور کیجئے کیا اس میں اسلام کی کوئی رمق باقی ہوگی کیا وہ مسلمان رہ سکے گا کیا سزائے سخت سے بچ سکتا ہے؟

۲۱ خیارکم خیارکم لنسائی۔ کنزالعمال صفحہ ۲۲۶ ج ۶
"تم میں سے بہترین وہ ہیں جو میری عورتوں کے حق میں بہترین ہو۔"

ازواج مطہراتؓ کو طیب و طاہر ماننے والا ہی خیر ہو سکتا ہے ان میں کسی قسم کا شبہ بھی پیدا کرنے والا اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہوگا۔

۲۲ لن یحنو علیکن بعدی الا الصالحون وفی روایۃ الا الصابرون۔
(کنزالعمال صفحہ ۲۲۳ ج ۶)
"تم پر میرے بعد صرف نیک لوگ ہی شفقت کریں گے۔"

یہ پیشین گوئی صاف بتا رہی ہے آوارہ و بدکردار لوگ بکواس کیا کریں گے۔ صرف نیک اور صابر ہی میرے بعد تم پر شفقت کریں گے۔

۲۳ ان الذی یحنو علیکن بعدی لہو الصادق البار (قال لازواجہ) کنزالعمال صفحہ ۲۲۴ ج ۶
"میرے بعد تم پر جو شفقت کرے گا وہی سچا اور نیک ہوگا۔"

غور کیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سچے اور نیک ہونے کا معیار کیا ہے۔

۲۴ ان فضل عائشۃ رض علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام۔ (ت ن ہ عن انسؓ)
کنزالعمال صفحہ ۲۲۳ ج ۶۔
"عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت باقی خواتین پر ایسی ہی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی تمام کھانوں پر ہے۔"

دُنیا و آخرت کی تمام عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وہ فضیلت حاصل ہے جو سب کھانوں پر ثرید کو (عرب کا مرغوب ترین کھانا ہے) سب کھانوں پر "

۲۵۔ احب النساء الی عائشۃ ومن الرجال ابوھا۔ (ق ت عن عمرو بن العاص۔ ت ہ عن انس) کنز العمال ص ۲۲۴ ج ۱۴

"عورتوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب عائشہ رضؓ ہیں اور مردوں میں اُن کے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سب سے محبوب ہیں "

غور کیجئے کہ اللہ و رسولؐ کے بعد عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت عائشہ رضؓ اور مردوں میں اُن کے والد، چونکہ قاعدہ ہے دوست کا دوست، دوست ہوتا ہے (حبیب الی قلبی حبیب حبیبی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے حبیب اور یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حبیب تو دونوں اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں ۔

۲۶۔ عائشۃ زوجتی فی الجنۃ۔ کنز العمال ص ۲۲۴ ج ۱۴ ۔

"عائشہ رضؓ جنت میں میری زوجہ ہوں گی "

دُنیا و آخرت میں جن کو یہ اعزاز حاصل ہے تو وہ کون قرار پائے گا جو اُن سے نفرت کرے ۔

۲۷۔ ھذا جبرئیل یقرئک السلام۔ کنز العمال ص ۲۲۴ ج ۱۴

"اے عائشہ رضؓ! یہ جبرئیل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں "

تمام فرشتوں میں سے افضل فرشتہ تمام انبیاء پر وحی لانے والے فرشتہ نے جن کو سلام کیا وہ کیا ہوں گی ۔

۲۸۔ وان اللہ جمع بینی و بین ریقہ ۔

"حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ وصال نبویؐ کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے اور حضور

(کنز العمال ص۲۳۳ ج ۶) | صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب اطہر کو جمع فرمایا تھا۔ مسواک کا واقعہ وصال اطہر کے وقت کا معروف ہے)۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بیوہ ہونے کے بعد ان کے والد حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے نکاح کرنے کا ارادہ ظاہر کیا مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عثمانؓ کی شکایت بارگاہِ نبوی میں کی تو آپؐ نے فرمایا :-

۲۹ تزوج حفصة خير من عثمان ويتزوج عثمان خيرا من حفصة فزوجه النبي صلى الله عليه وسلم ابنته۔ (کنز العمال ص۱۱ ج۷)

"حفصہؓ سے وہ شادی کرے گا جو عثمانؓ سے بہتر ہو گا اور عثمانؓ ایسی خاتون سے شادی کریں گے جو حفصہؓ سے بہتر ہو گی۔"

جن کی بہتری حضورؐ فرمائیں ان کو کسی قسم کا عیب لگانا خالص جھوٹ اور مکاری نہیں تو کیا ہے۔

۳۰ قال لي جبريل راجع حفصة فانها صوامة قوامة فانها زوجتك في الجنة (ك عن انس وعن قيس بن زيد) (کنز العمال ص۲۶۲ ج ۶)

"مجھے جبرئیل نے کہا کہ حفصہؓ سے رجوع کر لیجئے کیونکہ وہ بہت روزہ دار اور بہت قیام اللیل کرنے والی ہیں اور یہ جنت میں آپ کی زوجہ ہوں گی۔"

جبرئیل علیہ السلام بغیر اللہ تعالیٰ کے حکم کے کچھ نہیں کہہ سکتے تو جن کو اللہ تعالیٰ بواسطہ جبرئیل روزوں والی رات کی عبادت والی فرمائیں ان کی شان میں گالیاں پیش کرنا اللہ تعالیٰ کو جھوٹا کہنا ہو گا۔ غور کیجئے کتنا سخت جرم ہے۔

۳۱ من سب احداً من اصحابی فعلیه لعنة الله - دش عن عطاء مرسلاً) کنزالعمال ص۲۴۶/ج۱۶

"جو میرے صحابہ میں سے کسی کو بُرا کہے اُس پر اللہ کی لعنت"

۳۲ من سبّ احداً من اصحابی فاجلدوہ - (ابوسعید) کنزالعمال ص۲۴۶/ج۱۶ -

"جو میرے صحابہؓ میں سے کسی کو گالی دے اُسے کوڑے لگاؤ"

یہ حدیث اور سَبّ والی حدیث، صحابہ کرامؓ کو بُرا کہنے پر جو جاری ہی ہیں وہ ہر حکومت کا فرض ہے، جو حکومت نہیں کرتی وہ اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کی مجرم ہے -

۳۳ عن أبی سعید الخدریؓ قال قال النبیؐ لا تسبّوا اصحابی فلو أن احدکم أنفق مثل أحدٍ ذھبًا ما بلغ مدّ احدھم ولا نصیفہ - متفق علیہ مشکوٰۃ ص۵۵۳

"فرمایا میرے صحابہؓ کو بُرا مت کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرلے تو بھی صحابہؓ میں سے ایک مُد (۶۸ تولے) تو کیا اس کے آدھے کے برابر بھی نہ پہنچے گا"

حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہؓ کو بُرا کہنا حرام قابلِ سزا ہے کیونکہ ان کا مرتبہ بے حد بلند ہے تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر خیرات کرے تو صحابیؓ کے ایک مُد کے برابر بھی نہیں ہوتا اور ثواب خلوصِ دل سے بڑھتا ہے تو ان میں سے ہر ایک کا خلوص دوسرے سے اتنا بڑھا ہوا ہے۔ سوچئے ان کو بُرا کہنے والوں کا عذاب کتنا ہوگا ؟

۳۴ عن جابر رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم فی حجتہ یوم عرفة

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرفہ والے دن حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ

وهو على ناقته القصواء يخطب فسمعته يقول يا أيها الناس إني تركت فيكم ما إن أخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي أهل بيتي۔ (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ ص۵۶۹)

صلی اللہ علیہ وسلم کو قصویٰ اونٹنی پر سوار دیکھا آپ خطبہ دے رہے تھے میں نے آپ کو یہ فرماتے سُنا کہ اے لوگو! میں نے تم میں وہ کچھ چھوڑا ہے کہ اگر تم اسے تھامے رکھو تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے:- کتاب اللہ اور میرا کنبہ میرے اہل بیت"۔

گناہ اور گمراہی سے بچانے والی دو چیزیں ہیں قرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد و اہل بیت (ازواج) ان کی توہین ایسی ہے جیسے قرآن کی توہین۔

۳۵ عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رأيتم الذين يسبون أصحابي فقولوا لعنة الله على شركم۔ رواه الترمذي مشكوٰة ص۵۵۴

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا کہہ رہے ہوں تو یہ کہہ دیا کرو تم (دونوں فریقوں) میں سے جو بُرا اُس پر اللہ کی لعنت"۔

صحابہؓ (مرد ہوں یا عورت) جو اُن کو بُرا کہے اس کو یہ جواب دینا ہے کہ ان میں سے تم میں سے جو بد ہو، اُس پر خدا کی لعنت اور ظاہر ہے کہ بُرا کہنے والا بد ہے تو اس پر لعنت کی ہر مسلمان کو دعا کرنی ہے۔

۳۶ عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحبوا الله لما يغذوكم من نعمة وأحبوني لحب الله وأحبوا

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں طرح طرح کی نعمتوں سے غذا پہنچاتا ہے اور مجھ سے محبت کرو اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اور میرے اہل

اہل بیتی لحبی۔ بیت سے محبت کرو، میری محبت کی وجہ سے"

(ترمذی، مشکوٰۃ ص۵۶۸)

مشہور قاعدہ دوست کا دوست، دوست ہوتا ہے بقول متنبی ؎

حبیب الی قلبی حبیب حبیبی

یعنی محبوب کا محبوب میرے دل کا محبوب ہے۔

اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے تو اُن کے تمام دوستوں سے محبت لازم ہے۔ ان دوستوں، عزیزوں کو بُرا کہنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

۳۷ عن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی أبغضھم ومن آذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ ومن آذی اللہ فیوشك أن یأخذہ۔

"ڈرو اللہ سے، ڈرو اللہ سے، ڈرو اللہ سے میرے صحابہ کے بارے میں میرے بعد ان کو نشانہ ملامت نہ بناؤ جو ان سے محبت کرتا ہے میری محبت کی وجہ سے اُن سے محبت کرتا ہے اور جو اُن سے نفرت کرتا ہے وہ میری نفرت کی وجہ سے اُن سے نفرت کرتا ہے اور جس نے انھیں اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اُس نے اللہ تعالےٰ کو اذیت دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو پکڑ لے"

ترمذی، مشکوٰۃ ص۵۵۴

غور کیجئے حضورؐ کے صحابہؓ سے کینہ اور بُرا کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینا ہے اور حضورؐ کو اذیت دینا اللہ تعالےٰ کو اذیت دینا ہے اور اللہ تعالےٰ

کو جو اذیت دے گا تو قریب ہے کہ اُس کی پکڑ ایسی ہو کہ پھر دُنیا و آخرت میں ٹھکانہ نہ ہو گا۔

۳۵ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم رزین ۔ مشکوٰۃ ص۵۵۴

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں اُن میں سے جس کی تم اقتدار کرو گے ہدایت پا جاؤ گے"

صحابیؓ وہ ہے جس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایکبار بھی ملاقات ہو گئی چاہے اُس نے دیکھا بھی نہ ہو جیسے اندھا، اس ایک ملاقات سے وہ صحابی ہو گیا مرد ہو، عورت ہو، بچہ ہو، بڑا ہو، اولاد ازواج میں سے ہو۔ اس کیمیاوی ملاقات سے وہ ہادی و مقتدائے قوم بن جاتا ہے۔ اس کو بُرا کہنے والا اپنی دُنیا و آخرت کی تباہی کو دیکھے۔

۳۶ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانھم خیارکم ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یظھر الکذب ۔ الحدیث مشکوٰۃ ص۵۵۴

"فرمایا میرے صحابہؓ کی عزت کرو کیونکہ وہ تم میں سب سے بہتر ہیں پھر وہ اُن کے قریب ہیں (یعنی تابعین) پھر وہ اُن کے قریب ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر جھوٹ پھیل جائے گا"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صدی، صحابہؓ کی صدی، تابعین کی صدی خیر ہی خیر ہے۔ ان کے لوگوں کو بُرا کہنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر کہنے کا منکر ہے اس سے کفر تک کا اندیشہ ہے۔ فرمایا پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔ اس کی دلیل ہے کہ تین صدیاں جھوٹ کے پھیلنے سے محفوظ ہیں اس لئے اُن کے بعد کا اجتہاد بھی معتبر نہیں ہے۔

۲۵ خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم۔ (الحدیث) متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۵۵۳	"میری اُمّت کا بہترین میری صدی ہے پھر وہ لوگ جو اُس کے متصل ہیں (یعنی تیسری صدی والے)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والے کے کفر اور اُس کی سزائے قتل کے بارے میں علماء اُمّت کا اجماع

مُعتبر و مستند کتابوں سے دس حوالے

۱۔ وفی المیزان الکبری للشعرانی: الردۃ وھی قطع الاسلام بنیۃ أو قول کفر او فعل وقد اتفق الائمۃ علی أن من ارتد عن الاسلام وجب قتلہ وعلی ان قتل الزندیق واجب و ھو الذی یسر الکفر و یتظاھر بالاسلام وعلی أنہ اذا	"امام شعرانیؒ فرماتے ہیں :۔ ارتداد کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کو نیتاً یا کلمۂ کفر یا فعلِ کفر کے ذریعے سے ختم کرا دینا۔ اور ائمہ کا اتفاق ہے کہ جو اسلام سے مرتد ہو جائے اس کا قتل کرنا واجب ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ زندیق کا قتل کرنا واجب ہے جو بظاہر اپنے کو مسلمان کہتا ہو اور درحقیقتاً کافر ہو۔ اور اس بات پر بھی